بلوچستان صوبائی اسمبلی

سرکاری رپورٹ /پندرھواں اجلاس

مباحثات2010ء

﴿اجلاس منعقدہ 26/فروری 2010ء بمطابق 11/ربیع الاوّل 1431ھ بروز جمعۃ المبارک﴾

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	2
2	وقفہ سوالات۔	2
3	رخصت کی درخواستیں۔	5
4	مشترکہ قرارداد نمبر 45 منجانب حاجی عین اللہ شمس (وزیر صحت)۔	7

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 26؍فروری 2010ء بمطابق 11؍ربیع الاوّل 1431ھ بروزجمعۃ المبارک بوقت صبح 10 بجکر 45 منٹ پرزیرصدارت جناب ڈپٹی سپیکر سیّد مطیع اللہ آغا بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم۔

اِنَّآ اَرۡسَلۡنَآ اِلَیۡکُمۡ رَسُوۡلًا ۵ شَاهِدًا عَلَيۡكُمۡ كَمَآ اَرۡسَلۡنَآ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ رَسُوۡلًا o فَعَصٰى فِرۡعَوۡنُ الرَّسُوۡلَ فَاَخَذۡنٰهُ اَخۡذًا وَّبِيۡلًا o فَكَيۡفَ تَتَّقُوۡنَ اِنۡ كَفَرۡتُمۡ يَوۡمًا يَّجۡعَلُ الۡوِلۡدَانَ شِيۡبَاo السَّمَآءُ مُنۡفَطِرٌ بِهٖ ؕ كَانَ وَعۡدُهٗ مَفۡعُوۡلًا o اِنَّ هٰذِهٖ تَذۡكِرَةٌ ۚ فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيۡلًا o صَدَقَ اللّٰهُ الۡعَظِيۡم ۔

﴿پارہ نمبر۲۹ سورۃ المزمل آیت نمبر۱۵ تا۱۹﴾

ترجمہ: بیشک ہم نے تمہاری طرف بھی تم پر گواہی دینے والا رسول بھیج دیا ہے جیسے کہ ہم نے فرعون کے پاس رسول بھیجا تھا۔تو فرعون نے اس رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اسے سخت (وبال کی) پکڑ میں پکڑ لیا۔تم اگر کافر رہے تو اس دن کیسے پناہ پاؤ گے جو دن بچوں کو بوڑھا کردے گا۔جس دن آسمان پھٹ جائے گا اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہو کر ہی رہنے والا ہے۔بیشک یہ نصیحت ہے پس جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ اختیار کرے۔وَمَا عَلَيۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغ۔

وقفہ سوالات

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔آغا عرفان کریم صاحب اپنا سوال نمبر دریافت فرمائیں۔

میر اسد اللہ بلوچ (وزیر زراعت): پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: وقفہ سوالات کے بعد۔سوال مکمل ہوں پھر بعد میں آپ کو موقع دیں گے۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیراعلیٰ قائد ایوان): جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

وزیراعلیٰ قائد ایوان: جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے میں میر محمد عاصم کرد کو مبارکباد پیش کرتا ہوں وہ پارلیمانی لیڈر منتخب ہوئے ہیں۔اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ پارلیمانی سیاست کو زیادہ خوبصورت انداز میں پیش کریں گے۔اور میں ان سے یہ بھی توقع رکھتا ہوں کہ (براہوی) اللہ کنا پردہ ءِ کے۔(ڈیسک بجائے گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی آغا عرفان صاحب اپنا سوال پکاریں۔

آغا عرفان کریم: سر! سوال نمبر 145۔

☆ 145 آغا عرفان کریم: 18 جنوری 2010 کا مؤخر شدہ

کیا وزیر مواصلات وتعمیرات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

مارچ 2008ء تا حال محکمہ مواصلات وتعمیرات کے کن کن SE,XEN,SDO اور CE چیف انجینئرز کے صوبہ کے کن کن اضلاع، ڈویژنوں اور سب ڈویژنوں میں تبادلے کئے گئے ہیں؟ تفصیل دی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر سی اینڈ ڈبلیو صاحب!

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات وتعمیرات): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

آغا عرفان کریم: سر! اس میں تفصیل دی گئی ہے تمام افسران کی اور تمام اسمبلی کو یہ میرے خیال میں آپ لوگوں کے پاس موجود ہے۔اور میں اس سے مطمئن ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس سے متفق ہیں۔جی آغا عرفان صاحب اپنا اگلا سوال پکاریں۔

آغا عرفان کریم: سوال نمبر 146۔

☆ 145 آغا عرفان کریم: 18 جنوری 2010 کا مؤخر شدہ

کیا وزیر مواصلات وتعمیرات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

محکمہ مواصلات وتعمیرات میں مارچ 2008ء تا تا حال کون کونسے جونیئر آفیسران سینئر پوسٹوں پر کام کر رہے ہیں۔تفصیل دی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

ضروری وانتظامی وجوہات کی بناء پر جونیئر آفیسران کو سنئیر پوسٹوں پر گورنمنٹ کے مفاد میں تعینات کیا گیا ہے تا کہ گورنمنٹ کا کام با آسانی چلایا جا سکے۔ جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر سی اینڈ ڈبلیو صاحب!

وزیر مواصلات وتعمیرات: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔ جی آغا عرفان صاحب!

آغا عرفان کریم: جناب سپیکر! یہ جواب تو دیا گیا ہے۔ اور اسمیں جناب! معزز منسٹر صاحب نے تو جو ضخیم مجھے دیا گیا تھا اسمیں تمام جو ٹرانسفر پوسٹنگ کئے گئے ہیں یہ ہمارے معزز ممبران کے کہنے پر۔ تو میرے خیال میں ہر ایک ضلع میں جس ایم پی نے اپنی سفارش پر تعیناتیاں کرائی ہیں اس پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ جی آغا عرفان صاحب آپ اپنا اگلا سوال نمبر پکاریں۔

آغا عرفان کریم: سوال نمبر 166۔

☆ **166 آغا عرفان کریم:**　　18 جنوری 2010 کا مؤخر شدہ

کیا وزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

سال 08-2007ء اور 09-2008ء کے دوران محکمہ مواصلات وتعمیرات کن کن سرکاری محکموں، رہائشی بنگلوں اور کوارٹروں پر کل کسقدر رقم خرچ کیا ہے۔ تفصیل دی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

مختلف محکموں کے سرکاری کوارٹرز اور بنگلوں کی مرمت اور مینٹیننس پر مبلغ 152.323 اور 207.369 ملین کی رقم دوران مالی سال 08-2007ء اور 09-2008ء خرچ کی گئی ہے۔ جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر سی اینڈ ڈبلیو صاحب!

وزیر مواصلات وتعمیرات: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔ جی آغا عرفان صاحب!

آغا عرفان کریم: جناب سپیکر! انہوں نے کافی تفصیل سے یہ جو دیئے گئے ہیں amounts کہ کتنے پیسے خرچ ہوئے ہیں۔ بس یہ مہربانی کر کے ہمیں بتایا جائے کہ اسکی تقسیم کہ یہ کہاں کہاں خرچ کئے گئے ہیں

lump sum ہمیں بتایا جائے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر سی اینڈ ڈبلیو!

وزیر مواصلات وتعمیرات: اس کیلئے اگر fresh question دے دیں گے تو ہم detail بتا دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صحیح ہے۔جی آغا عرفان صاحب اپنا اگلا سوال نمبر پکاریں۔

آغا عرفان کریم: سوال نمبر 167۔

☆ **167 آغا عرفان کریم:**

کیا وزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

صوبائی حکومت کے زیر انتظام بلوچستان سندھ، کراچی اور اسلام آباد سال 2008 تا تا حال مزید بلڈنگ تعمیر کرنے کے علاوہ آرائش وزیبائش پر کل کسقدر رقم خرچ کی گئی ہے۔نیز ان کاموں کا ٹھیکہ کن کن ٹھیکیداروں کو دیا گیا ہے۔تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر سی اینڈ ڈبلیو!

وزیر مواصلات وتعمیرات: یہاں تو لکھا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا ہے لیکن ہم لوگوں نے تحریری طور پر اسمبلی کو جواب دے دیا تھا اور اس سلسلے میں جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

آغا عرفان کریم: سر! جواب نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں ابھی جواب نہیں ہے۔

وزیر مواصلات وتعمیرات: ٹھیک ہے۔اگلے اجلاس میں دے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صحیح ہے۔وقفہ سوالات ختم سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

رخصت کی درخواستیں

سیکرٹری اسمبلی: محترم طاہر محمود خان صاحب، وزیر نے برطانیہ جانے کی وجہ سے 26 فروری تا اختتام اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

سردار محمد اسلم بزنجو صاحب، وزیر نے کوئٹہ سے باہر جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

میر محمد امین عمرانی صاحب' وزیر نے ڈیرہ مراد جمالی جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

انجینئر زمرک خان صاحب' وزیر نے سرکاری امور کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترمہ عظمیٰ پیرعلیزئی صاحبہ' مشیر برائے وزیر اعلیٰ نے ضروری کام کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

میر شاہنواز مری صاحب' وزیر نے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترم جے پرکاش صاحب نے ڈیرہ اللہ یار جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟

(رخصتیں منظور ہوئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر ایگریکلچر صاحب!

میر اسد اللہ بلوچ (وزیر زراعت): مہربانی۔ جناب سپیکر! میں ایک ایسے اہم مسئلے پر آپ کی توجہ خاص کر اسمبلی کے فلور پر بیٹھے ہوئے معزز دانشور میرے ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر! ذرائع ابلاغ ایک ایسی ضرورت ہے نہ صرف اس ملک کی پوری کائنات' پوری دنیا میں جو ہم سیکھتے ہیں ذرائع ابلاغ سے سیکھتے ہیں' معلومات حاصل کرتے ہیں۔ ہمارے ایک بلوچی چینل ہے'' وَش نیوز'' ویسے بلوچی زبان دنیا کے 22 ملکوں میں بولی جاتی ہے۔ وہ الگ بات ہے کہ حالات اور وقت کے ظلم کی بربریت نے ہمیں غلام بنا کے رکھا ہے ہماری پہچان نہیں ہے۔ لیکن اس چینل کو کچھ نادیدہ قوتیں یا کچھ ایسے اداروں کی جانب سے تنگ کیا جا رہا ہے۔ میں اس اسمبلی کے' کیونکہ بلوچستان ہے' بلوچستان ہی کی اسمبلی ہے اور اسی چینل میں مختلف اوقات میں جو بلوچستان کے مسئلے مسائل ہوتے ہیں۔ این ایف سی ایوارڈ کا مسئلہ ہوا اچھا role تھا' کراچی کے بلوچوں کے ساتھ جو زیادتی ہوئی اس کا اچھا بہتر طریقے سے ایک role تھا یا بلوچستان کے جو بھی مسئلے ہوتے ہیں گوادر پورٹ کے حوالے سے ڈیویلپمنٹ کے حوالے سے یہ بہتر طریقے سے اُن کو عوام تک پہنچانے کا ایک ذریعہ ہے۔ تو اس سلسلے میں آپ ایک ruling دے دیں کہ اس کو وہ زیادہ تنگ نہ کریں اور جتنا ہو سکے اگر ہم اسکی مدد کریں تو میرے خیال میں بہتری ہوگی اور اس صوبے کی خدمت ہوگی۔ مہربانی جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ مولوی محمد سرور موسیٰ خیل' جناب عین اللہ شمس صاحب صوبائی وزراء اور شیخ جعفر خان مندوخیل صاحب رکن صوبائی اسمبلی میں سے کوئی ایک محرک اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 45 پیش کریں۔

مشترکہ قرارداد نمبر 45

حاجی عین اللہ شمس (وزیر صحت): شکریہ جناب سپیکر! ہرگاہ کہ سابقہ دَورِ حکومت میں وزیر اعظم پاکستان چوہدری شجاعت حسین کے حکم پر ملک کی دیگر کسٹم چیک پوسٹوں کی طرح کوئٹہ سے تقریباً پانچ کلومیٹر کی مسافت پر واقع بلیلی کسٹم چیک پوسٹ بھی ہٹائی گئی تھی۔ لیکن اب نامعلوم وجوہات کی بناء پر یہ چیک پوسٹ دوبارہ بحال کردی گئی ہے۔ جس سے عوام کو ایک بار پھر شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ بلیلی کسٹم چیک پوسٹ کو عوامی مفاد کی اہمیت کے پیش نظر فوری طور پر ہٹایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قرارداد نمبر 45 پیش ہوئی۔ کیا محرک اپنی قرارداد کی admissibility پر کچھ بولنا چاہیں گے؟

وزیر صحت: جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ اسمگلنگ ملکی معیشت کے لئے' ملکی صنعت کے لئے اور ملکی تجارت کے لئے ایک شیطانی فعل ہے لیکن یہ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ بارڈر سے کوئی سومیل کے فاصلے پر آپ چیک پوسٹ قائم کریں اور کیپٹل سٹی سے کوئی پانچ کلومیٹر پر آپ چیک پوسٹ قائم کرلیں۔ اسمگلنگ کو روکنا یہ boundaries کا کام ہے کہ کسٹم والے اپنی boundaries پر اُسکو روک دیں۔ چمن' ژوب قمردین اور تفتان کا بارڈر ہے۔ جہاں بھی بارڈرز ہیں وہاں پر اُنکو روکا جائے۔ اگر کوئی سمگلر سومیل کی مسافت طے کر کے کوئٹہ تک پہنچ جاتا ہے تو پھر کوئٹہ کے لئے اندرونی راستے تو بہت سارے ہیں اس کے لئے کوئی مشکل نہیں ہوگی عوام کے لئے ہوگی۔ سمگلر کے لئے دوسرے راستے بھی ہیں وہ کسی بھی راستے سے کوئٹہ شہر میں داخل ہونا چاہیں تو ہوسکتے ہیں۔ اس لئے ہم یہ گزارش کریں گے کہ آپ اسمگلنگ کی روک تھام چاہتے ہیں تو بارڈرز پر روک لیں نہ کہ province کے اندر' اور جو بڑے بڑے شہر ہیں اُن کے آس پاس آپ گیٹ لگائیں اور وہاں پر آپ لوگوں کو تنگ کریں' عام مسلمانوں کو تنگ کریں' عام انسانوں کو تنگ کریں جس میں ضعیف بھی ہوتے ہیں ناتواں بھی ہوتے ہیں' مریض بھی ہوتے ہیں۔ آپ اُن کو چیک کرتے ہیں روک لیتے ہیں اور اُن سے پیسے بٹورتے ہیں یہ نامناسب اقدامات ہیں۔ میں گزارش کروں گا کہ پورا ایوان اس کی حمایت کرلے اور اس چیک پوسٹ کو

دوبارہ بند کردیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی کیپٹن عبدالخالق صاحب!

کیپٹن (ر) عبدالخالق اچکزئی (وزیر امور نوجوانان): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔تھینک یو جناب سپیکر! آپ نے بولنے کا موقع دیا۔ اِسی پوائنٹ پر میں تھوڑا اپنا point of view دوں گا۔ اور اس سلسلے میں میری چیف منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ وہ Kindly if he can to pay some attention to us. کسٹم کے حوالے سے جناب سپیکر! جیسے عین اللہ شمس صاحب نے بلیلی چیک پوسٹ کے بارے میں کچھ ذکر کیا بلکہ چمن بارڈر کے اُوپر جو افغان ٹرانزٹ یہاں سے جاتا ہے' افغانستان ہو یا کستان سے' کسٹم ہاؤس وہاں پر باقاعدہ بارڈر پر بنا ہوا ہے۔ جو بھی یہاں کے لوڈر ہیں ٹرکیں ہیں وہ جاتے ہیں کسٹم ہاؤس میں باقاعدہ وہاں پر کسٹم ڈیوٹی pay کرتے ہیں۔ وہ اپنے ساتھ slip لیکر جاتے ہیں' border cross کرنے کے لئے۔ لیکن جب تک ایف سی کو' وہ کوئی rule نہیں مانتے ہیں۔ مثال کے طور پر وہ کسٹم کی جو آپ نے ڈیوٹی pay کی ہوئی ہوتی ہے' وہ اُس perception کو بھی نہیں مانتے ہیں۔ اُن کی مرضی ہوگی تو وہی custom paid ٹرک کراس کریں گے اُن کی مرضی نہیں ہوگی تو وہ کراس نہیں کریں گے۔ لہٰذا اس ایوان کے توسط سے آپ سے سی ایم صاحب سے یہ گزارش کی جاتی ہے کہ اس کا نوٹس لیا جائے اور اس کے بارے میں معلومات کی جائیں کہ بھئی کونسی authority ہے جو کسٹم سے بھی بالاتر ہے' جو ہماری گورنمنٹ سے بھی بالاتر ہے' جو اس ایوان سے بھی بالاتر ہے' جو اپنی اس قانون کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتی ؟ اُن کی مرضی کے مطابق ہے۔ اُن کی مرضی ہوگی تو سسٹم چلے گا اگر ان کی مرضی نہیں ہوگی تو سسٹم نہیں چلے گا۔ لہٰذا آپ سے گزارش کی جاتی ہے کہ اس کا نوٹس لیا جائے اور باقاعدہ تحریری طور پر یہ چیز آگے convey ہونی چاہئے کہ یہ سلسلہ کیوں جاری ہے اور اس کو کب تک ختم کیا جاسکتا ہے۔ thank you very much. جناب عالی!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر لوکل گورنمنٹ!

جناب عبدالخالق بشر دوست (وزیر بلدیات): جناب سپیکر صاحب! شکریہ کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ جیسا کہ کیپٹن عبدالخالق صاحب نے عرض کیا کہ وہاں پر ایف سی والے کچھ بھی نہیں مانتے ہیں اگر کسی کے ساتھ پرمٹ ہو یا نہ ہو اس سے ان کا کوئی کام نہیں بلکہ ان کا اپنے کام کے ساتھ کام ہے۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا کبھی نیٹو کی گاڑیوں کو بھی چیک کیا گیا ہے یا نہیں؟ نیٹو کی گاڑیوں میں اگر انسانوں کو اسمگلنگ کیا جاتا ہے۔ وہاں سے بھی لایا جاتا ہے یہاں سے بھی اُن کو گزار کر وہاں لے جایا جاتا ہے تو کیا اُن

لوگوں کی جانچ پڑتال ہوتی ہے یا نہیں؟ بلکہ نیٹو کی گاڑیوں میں اگر ہیروئن بھی بھری ہو تب بھی ان کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ ٹینک ہوں دوسری گاڑیاں ہوں اسلحہ ہو اس کو چھوڑا جاتا ہے۔لیکن صرف اور صرف نہیں چھوڑا جاتا ہے تو وہ پاکستانیوں کے مال کو نہیں چھوڑا جاتا ہے نہ بارڈر کے اُس طرف نہ اِس طرف۔اور بلیلی کسٹم پر صرف ایک طرف سے افغانستان سے چیزیں نہیں آ رہی ہیں افغان بارڈر پاکستان کے کئی جگہوں سے ملا ہوا ہے وہاں سے بھی آ رہی ہیں۔لیکن دوسری طرف کوئی چیک پوسٹ نہیں ہے۔ میرے خیال میں پاکستان کو مختلف حصوں میں تقسیم کرنا اور مختلف طریقوں سے اس کو بانٹنا یہ اچھی بات نہیں ہے۔اور یہاں پر بھی لوگوں کو تنگ کیا جاتا ہے۔اس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ کل جس وقت جب ہمارے پریذیڈنٹ صاحب تشریف لا رہے تھے تو سارے روڈز بند تھے تو اس دوران رکشے کے اندر ایک عورت کی delivery ہوئی ہے۔

آغا عرفان کریم: جناب سپیکر! معزز رکن سے کہا جائے کہ وہ قرارداد کے حوالے سے بات کریں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: صحیح ہے۔

وزیر بلدیات: میں اُسی قرارداد کے متعلق بات کر رہا ہوں جو چیک پوسٹیں ہیں وہی ہیں۔تو اِس طرح اگر وہ اِس چیک پوسٹ پر بھی لوگوں کو روکا جائے گا تو اُن کو لازمی تکلیف ہوگی اور پھر لوگ چیخیں گے۔اور ایف سی والوں کا جو رویہ ہے وہ غیر مناسب ہے غیر انسانی ہے غیر پاکستانی ہے اور غیر اسلامی ہے۔لہٰذا ان کو پابند کیا جائے کہ وہ کم از کم اس بات کی پابند ہوں کہ وہ لوگوں کے ساتھ اچھا رویہ اختیار کریں۔تھینک یو جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شیخ جعفر خان صاحب!

شیخ جعفر خان مندوخیل: شکریہ جناب سپیکر! کل پریذیڈنٹ صاحب بھی آئے تھے اور اُن کے ساتھ بھی ہمارے اراکین نے یہ بات اُٹھائی۔ہم لوگوں نے personal بھی بات کی ہے۔واقعی شہری حدود میں کسٹم کی چیک پوسٹس ہیں۔ابھی بلیلی وہ شہری حدود میں ہے۔کوئی rule ہو کوئی border وغیرہ ہو یہ چیک پوسٹیں تکلیف دہ ہیں۔اور اگر دوسری طرف دیکھا جائے تو یہ کوئی effective بھی نہیں ہے۔اب کوئٹہ شہر کی تمام مارکیٹیں دیکھ لیں ہر دکان دیکھ لیں سب اسمگل شدہ goods سے بھرے ہوئے ہیں۔صرف وہ پیسے کمانے کے لئے یہ چیک پوسٹیں بنائی ہوئی ہیں۔ مجھے اور آپ کو زیادہ تنگ کیا جاتا ہے۔اور جو اسمگلرز ہوتے ہیں اُنکے ساتھ already اِن کی understanding ہے وہ چیزیں سب گزر کر آ جاتی ہیں۔ آپ نے بھی دیکھا ہے میں نے بھی دیکھا ہے روزانہ۔ ہاں عام لوگ خواتین مسافر وہ اس سے تنگ ہو جاتی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ فاقی وزیر داخلہ نے کل بھی یہ assurance دیا تھا کہ چار دن کے اندر اندر میں یہ سب ہٹوا دوں گا۔اور

پریذیڈنٹ صاحب کی موجودگی میں assurance دیا ہے ۔تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ قرار داد پاس بھی ہو جائے تو بہتر ہے اس کی support میں ایک آواز آئے جو کل پریذیڈنٹ صاحب سے بات ہوئی کہ یہ ناجائز تنگ کررہے ہیں۔اسمگلنگ کے خلاف میں ہوں اگر borders کے اُوپر آپ کی بات ہے۔ یہ ہمارے سب منسٹر صاحبان نے بھی جو بات کی ہے کہ بارڈر کے اُوپر سختی کی جائے۔ کیونکہ ملک کا revenue اُسمیں ضائع ہو رہا ہے۔لیکن شہر کے اندر جو چیک پوسٹ لگائی ہوئی ہے اس کی کوئی افادیت نظر نہیں آرہی ہے۔ ماسوائے لوگوں کے کہ ان کو پریشانی ہوتی ہے یا تکلیف ہوتی ہے۔ اس وجہ سے میری یہ request اسمبلی سے بھی ہے کہ اس قرارداد کو پاس کرے تاکہ باقاعدہ ہمارے ایوان کی طرف سے in written وفاقی گورنمنٹ کو یہ چلا جائے۔ اگرچہ کل پریذیڈنٹ صاحب کے نوٹس میں یہ بات لائی گئی ہے۔

محترمہ نسرین رحمٰن کھیتران (وزیر): جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی محترمہ نسرین صاحبہ!

محترمہ نسرین رحمٰن کھیتران (وزیر): جناب سپیکر! ہم اس قرارداد کی حمایت کرتے ہیں۔اور واقعی شہر کے اندر جو کسٹم چیک پوسٹ لگائی گئی ہے یہ بالکل غلط ہے اور اس کو نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ ہمارے بلوچستان کے لوگوں اور کوئٹہ کے لوگوں کے لئے problem ہے۔اگر یہ border line پر ہوتو وہ تو سمجھ میں آتی ہے لیکن شہر کے اندر جو کسٹم پوسٹ ہے اُس کا کوئی جواز نہیں ہے۔تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی آغا عرفان صاحب!

آغا عرفان کریم: جناب سپیکر! اس قرارداد کو ہم support کرتے ہیں اسے منظور کیا جائے۔لیکن اسے منظور کرنے سے پہلے اسمیں یہ شامل کیا جائے۔ یہ صرف بلیلی میں نہیں ہے اسی طرح ہمارے لکپاس پر بھی انہوں نے کچھ عرصے سے دوبارہ کسٹم کی چیکن لگائی ہوئی ہے اور وہ چیک کررہے ہیں۔ اور جب ہم کراچی جاتے ہیں وہاں پر پہلے کوسٹ گارڈ والے تھے جنہیں بڑی مشکل سے اس اسمبلی کے اور آپ کے توسط سے ہمارے سی ایم صاحب نے بڑی کوششوں سے اُن کو چیک کرنے سے روک دیا ہے۔لیکن جب وہ چلے گئے اُن کو کسٹم میں replace کیا ابھی کسٹم والے وہاں پر چیک کرتے ہیں۔تو وہ بھی اس قسم کی چیکن ہے۔ جو شہر سے نزدیک ہے۔ان دونوں کو بھی اس میں شامل کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا آغا عرفان کریم صاحب کی ترمیم کے ساتھ اس قرارداد کو منظور کیا جائے؟

(قرارداد ترمیم کے ساتھ منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس یکم؍ مارچ 2010ء بوقت صبح گیارہ بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس دوپہر 12 بجکر 2 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)